بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ پیر ۲۷ ربیع الاول ۱۴۰۴ھ ۲ صلح ۱۳۶۳ ہش ۲ جنوری ۱۹۸۴ء نمبر ۲

اخبارِ احمدیہ

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق

تازہ اطلاع ○ (مورخہ یکم جنوری ۱۹۸۴ء)

کمزوری بہت زیادہ ہے

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

غیبت کرنا اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو اور تجسّس سے کام نہ لیا کرو!

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا ط اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِھْتُمُوْہُ ط وَاتَّقُوا اللّٰہَ ط اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ○ (سورۃ الحجرات آیت ۱۳)

ترجمہ:- اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو۔ کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں اور تجسّس سے کام نہ لیا کرو اور تم میں سے بعض بعض کی غیبت نہ کیا کریں۔ کیا تم میں سے کوئی اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کریگا۔ (اگر تمہاری طرف یہ بات منسوب کی جائے تو) تم اس کو ناپسند کروگے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ (تعالیٰ) بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَۃُ؟ قَالُوْا: اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ، قَالَ: "ذِکْرُکَ اَخَاکَ بِمَا یَکْرَہُ" قِیْلَ اَفَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ؟ قَالَ اِنْ کَانَ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَہٗ، وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَھَتَّہٗ (مسلم کتاب البر والصلۃ باب تحریم الغیبۃ)

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں معلوم ہے غیبت کیا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، اپنے بھائی کا اس کی پیٹھ پیچھے اس رنگ میں ذکر کرنا جسے وہ پسند نہیں کرتا۔ عرض کیا گیا، اگر وہ بات جو کہی گئی ہے سچ ہو اور میرے بھائی میں وہ موجود ہو تب بھی یہ غیبت ہوگی۔ آپؐ نے فرمایا اگر وہ عیب اس میں پایا جاتا ہے جس کا تو نے اس کی پیٹھ پیچھے ذکر کیا ہے تو یہ غیبت ہے اور اگر وہ بات جو تو نے کہی ہے اس میں پائی ہی نہیں جاتی تو یہ اس پر بہتان ہے۔ (حدیقۃ الصالحین صفحہ ۳۵۷)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"غیبت کرنے والے کی نسبت قرآن کریم میں ہے کہ وہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھاتا ہے۔ عورتوں میں یہ بیماری بہت ہے۔ آدھی رات تک بیٹھی غیبت کرتی ہیں اور پھر صبح اُٹھ کر وہی کام شروع کر دیتی ہیں، لیکن اس سے بچنا چاہیئے۔ عورتوں کی خاص سورت قرآن شریف میں ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے بہشت میں دیکھا کہ فقیر زیادہ تھے اور دوزخ میں دیکھا کہ عورتیں بہت تھیں۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۴۴۱)

○ ربوہ ۳۰ فتح/دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں جلسہ سالانہ کی کامیابی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد کی۔

حضور ایدہ اللہ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ اللہ کا ہم پر بے انتہا احسان بے انتہا فضل اور بے انتہا کرم ہے۔ اتنے احسانات ہیں کہ ان کا شمار ممکن نہیں۔ ہم اللہ کے شکر کی جتنی بھی کوشش کریں اس کا حقیقی شکر ادا کرنے کی توفیق نہیں ملتی کیونکہ اللہ کے فضل ہمارے شکر ادا کرنے کی طاقت سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ حضور نے فرمایا اس جلسے پر بھی ہم نے اللہ تعالیٰ کے بے حد فضلوں کو دیکھا اور باوجودیکہ ہماری توقعات بہت بلند تھیں۔ پھر بھی توقعات سے بڑھ کر حاضری ہوئی اور سارے انتظامات اس خوش اسلوبی سے طے پا گئے کہ محسوس ہی نہیں ہوا کہ کارکن کام کر رہے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ خدائی تصرف کے تحت خود کار مشین کی طرح کام آپ ہی آپ انجام پا رہے ہیں۔ حضور نے اعداد و شمار بیان فرمائے جن سے پتہ چلتا تھا کہ امسال مردانہ و زنانہ جلسہ گاہوں میں گزشتہ سال کی نسبت ۵۰ ہزار سے زائد حاضری موجود تھی۔ حضور نے فرمایا جتنی میں نے انتظامات کے بارے میں پوچھا یہی پتہ چلا کہ انتظامات بھی ہر پہلو سے گزشتہ سال کی نسبت زیادہ بہتر تھے۔ حضور نے فرمایا انتظام کی خوبی اس کی خاموشی میں ہے۔ جتنا انتظام بہتر ہوگا اس کو چلانے والے کارکن پس منظر میں چلے جائیں گے۔ حضور نے فرمایا جب میں نے اس نقطۂ نظر سے کائنات کے نظام کا جائزہ لیا تو دیکھا کہ کائنات کا نظام اتنا اعلیٰ خوبصورت اور حیرت انگیز ہے کہ اس کو چلانے والا لوگوں کی نظروں سے غائب ہوگیا

(باقی ص ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۷ ربیع الاول ۱۴۰۴ھ
۲ صلح ۱۳۶۳ ہش

(بارش کی طرح نازل ہونے والے)

فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کا عظیم اجتماع

اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنت ہے کہ وہ اپنے جس بندۂ اخص کو اصلاح خلق کی غرض سے مبعوث فرماتا ہے اسے اور اس پر ایمان لانے والوں کو اپنی تائید و نصرت سے ضرور نوازتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنی اس سنت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ۔

(المومن آیت ۵۲)

ترجمہ:۔ ہم اپنے رسولوں کی اور ان پر ایمان لانے والوں کی ضرور مدد کریں گے دنیا میں بھی اور اس دن بھی جب گواہ کھڑے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ کی یہ تائید و نصرت بارش کی طرح نازل ہونے والے فضلوں اور رحمتوں کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے اور مسلسل ہوتی چلی جاتی ہے تا آنکہ حق پوری طرح غالب آجاتا ہے مامورین الٰہی اور ان کی جماعتوں کی جس شدت کے ساتھ مخالفت ہوتی ہے اور جس قدر زیادہ انہیں ڈرایا اور ستایا جاتا ہے اسی قدر زیادہ شدت کے ساتھ ان پر فضلوں اور رحمتوں کی بارش ہوتی چلی جاتی ہے۔

خدائی جماعتوں پر انتہائی مخالف اور نامساعد حالات میں فضلوں اور رحمتوں کی یہ بارش مختلف علاقوں اور ملکوں میں ہو رہی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یہ بھی سنت ہے کہ وہ مومنوں پر مختلف علاقوں اور ملکوں میں نازل ہونے والے فضلوں اور رحمتوں کی اس بارش کو یکجائی رنگ میں بیک وقت دنیا پر آشکار کرنے کا بھی سامان کرتا ہے اور فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ط اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ط (البقرہ آیت ۱۴۹) کی رو سے انہیں مختلف علاقوں اور ملکوں سے سمٹ سمٹ کر ایک مرکز پر جمع ہونے کا حکم دیتا ہے اور جب رضائے الٰہی کے حصول میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے والے ایک ہی مرکز پر آ جمع ہوتے ہیں تو ان کا اجتماع آسمانی فضلوں اور رحمتوں کا اجتماعِ عظیم ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتا۔

ہمارا مقدس و بابرکت جلسۂ سالانہ خدا کے ایسے ہی چنیدہ اور منتخب بندوں کا اجتماع ہوتا ہے جو اُن پر بارش کی طرح نازل ہونے والے فضلوں اور رحمتوں کو بیک وقت یکجائی اور اجتماعی رنگ میں آشکار کرنے کا موجب بنتا ہے اور اس امر کا عملی ثبوت مہیا کر دکھاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ اس جماعت کا قدم اُسکی غیر معمولی تائید و نصرت کے نتیجہ میں آگے ہی آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اور یہ شاہراہ غلبۂ دین حق پر ایک منزل کے بعد دوسری منزل بڑی کامیابی اور ظفر مندی سے طے کرتی چلی جا رہی ہے۔ چنانچہ امسال ہمارے ۹۱ ویں جلسۂ سالانہ نے جو ۲۶ دسمبر سے ۲۸ دسمبر ۱۹۸۳ء تک ربوہ کی مقدس سرزمین میں اپنی پاکیزہ روایات کے مطابق عبادات اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں منعقد ہوا اس زندہ و پائندہ حقیقت کو پہلے سے بھی بڑھ کر شان کے ساتھ روزِ روشن کی طرح آشکار کر دکھایا کہ خدائے قادر و قدوس اپنی اس جماعت کے ساتھ ہے اور وہ اپنے تازہ بتازہ نشانوں کے ذریعہ اپنی معیت اور تائید و نصرت کا ثبوت دیتا چلا آ رہا ہے۔

خلافت رابعہ کے اس نئے مقدس و بابرکت دور کے اس دوسرے جلسہ سالانہ میں پاکستان کے کونے کونے سے ہی نہیں بلکہ مشرق و مغرب کے دور دراز ممالک سے اخلاص و وفا کے پتلے اس کثرت اور فرطِ عقیدت کے ساتھ دیوانہ وار کھنچے چلے آئے کہ ان کی تعداد پونے تین لاکھ سے بھی متجاوز ہو گئی۔ اس طرح گزشتہ سال شرکت کرنے والے دو لاکھ بیس ہزار کے مقابلہ میں تقریباً ۳۰ ہزار افراد کا اضافہ ہوا۔ امسال مردانہ و زنانہ جلسہ گاہوں میں مزید وسعت پیدا کی گئی تھی یہ وسعت بھی بحمد اللہ تعالیٰ تشریف لانے والے مہمانوں میں معتد بہ اضافہ کی وجہ سے ناکافی ثابت ہوئی اور بحمد اللہ تعالیٰ وَسِّعْ مَكَانَكِ کے خدائی حکم کے مطابق آئندہ بھی نئی گنجائش اور نئی وسعت ناکافی ثابت ہوتی چلی جائے گی، اس لئے کہ اس خدائے قادر و عزیز نے جس نے اس مقدس و بابرکت جلسہ کی بنیادی اینٹ خود اپنے ہاتھ سے رکھی تھی۔ آج سے ۹۱ سال قبل ہی یعنی اس کی تاسیس کے جلد بعد ہی یہ بشارت دے دی تھی کہ

"اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات

(باقی دیکھیں ص۸ پر)

نعتِ خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں محترم ثاقب زیروی صاحب نے اپنی درج ذیل نعت ۲۸ دسمبر ۱۹۸۳ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اختتامی خطاب سے قبل اپنے مخصوص وجد آفریں لحن میں پڑھی۔

جمالِ مہر و وفا کے قصّے۔ کمالِ صدق و صفا کی باتیں
جو ہو سکے تو سنائے جاؤں، تمہیں حبیبِ خدا کی باتیں

ہوا کے رُخ پر دیئے جلائے۔ نئے نئے راستے دکھائے
ستم کے ماروں کا دل بڑھاتی ہیں اُنکے صبر و رضا کی باتیں

یہ دل بھی اُن کا ہے جان بھی اُنکی۔ یہ رُوح بھی مدح خواں ہے اُنکی
نبھائے جاؤں گا مرتے دم تک، اُنہی سے عہدِ وفا کی باتیں

وہی ہیں اوّل وہی ہیں آخر۔ ازل بھی اُن کا ابد بھی اُنکا
رہیں گی تا حشر اب زبانوں پہ خاتم الانبیاءؐ کی باتیں

مَیں داعیٔ دینِ مصطفےٰؐ ہوں۔ فدائی دینِ مجتبےٰؐ ہوں
ڈرا سکیں گی نہ میرے دل کو کبھی سزا و جزا کی باتیں

وہ بے کسوں کے غموں کا مرہم۔ ہے ذکر جن کا دلوں کی شبنم
مری تو ہیں ہادیٔ دو عالم ہیں جن کی باتیں خدا کی باتیں

وہ خوبصورت۔ وہ خوب سیرت۔ وہ پیکرِ حلم اور مروّت
ہیں بدترین دشمنوں کے لب پر بھی اُن کے مہر و وفا کی باتیں

قدم قدم اُن کی رہنمائی۔ جہاں جہاں اُن کی روشنائی
فضا میں پھیلی ہوئی ہیں اب تک سکوتِ غارِ حرا کی باتیں

مری لگن اُن کا آستاں ہے یہی تڑپ تو متاعِ جاں ہے
کبھی تو ہونگی شفیعِ محشرؐ سے ثاقبِ بے نوا کی باتیں

(ثاقب زیروی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی مومن کا ایک بنیادی وصف

دعوت الی اللہ کا جوش اور اس کا عملی اظہار

(مکرم نذیر احمد صاحب خادم - معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)
ربوہ

وہ خوش نصیب جو اپنے حقیقی خالق و مالک کو پالیتا ہے رب رحمان و منان کا عرفان حاصل کرلیتا، اس محبوب ازلی و ابدی کی محبت کے نشہ میں مخمور اور اس کے عشق میں مست ہو جاتا ہے۔ وہ اس عظیم دولت اور خزانہ کو دنیا اور اہل دنیا میں بانٹنے کے لئے بے قرار ہو جاتا ہے۔

حقیقی مومن باللہ اور عاشق الٰہی کی اس لازوال محبت کا اظہار اس کے چہرہ سے بھی ہوتا ہے۔ اس کے عمل سے بھی اس عشق و سرمستی کے نور کی کرنیں پھوٹتی ہیں اور اس کے قول اور زبان سے بھی اس کا بے تابانہ اقرار و اعلان اور والہانہ اظہار ہوتا ہے کیونکہ اس نے ایک ایسا خزانہ پالیا ہوتا ہے جو کبھی نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے یہ ڈر نہیں کہ اگر اور بھی اس میں شریک ہو گئے تو یہ ختم ہو جائے گا اللہ تعالیٰ کے خزانہ کو دنیا کے سامنے عام کرنے کی بات یوں سمجھ آسکتی ہے کہ مثلاً عید کے چاند کو جو شخص سب سے پہلے دیکھ لیتا ہے وہ خوشی و انبساط کے و نور سے بے اختیار ہو کر سب کو بتاتا ہے کہ مجھے عید کا چاند نظر آگیا ہے وہ دیکھو عید کا چاند وہ پکڑ پکڑ کر لوگوں کی انگلیاں سیدھی کرتا ہے ان کی نگاہوں کا رُخ درست کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اس کے دل میں یہ تڑپ ہوتی ہے کہ جو مسرت مجھے حاصل ہوئی ہے دوسرے بھی اس میں شریک ہو جائیں جو انمول اور حسین چیز میں نے پائی ہے لوگ بھی اسے پالیں۔ جس لذت و سرور سے میرا دل بھر گیا ہے لوگوں کے دل بھی اس لذت و سرور سے بھر جائیں۔

چنانچہ قرآن کریم حقیقی مومنوں کے اس بنیادی وصف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ
دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ
صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ
الْمُسْلِمِيْنَ ۝ (حٰمٓ السجدۃ: ۳۴)

"اور اس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہوگی جو اللہ کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور اپنے ایمان کے مطابق عمل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تو فرمانبرداروں میں سے ہوں"

یعنی جو شخص زمین و آسمان کے خالق و مالک اور کائنات کے رب کو پالیتا ہے۔ جسے سب خزانوں سے بڑا خزانہ سب نعمتوں سے بڑی نعمت سب دولتوں سے عظیم دولت حاصل ہو جاتی ہے اور وہ اس میں کھو جاتا ہے اپنے وجود کو اس میں فنا کر دیتا ہے۔ اس کے اعمال اپنے معشوقِ حقیقی کی رضا کے تابع ہو جاتے ہیں اور وہ ببانگ بالا یہ اعلان کرتا ہے کہ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ میں تو اپنے رب کی صفات میں رنگین ہو چکا ہوں۔ میں نے خدا کو پالیا ہے میں اس کا فرمانبردار بن چکا ہوں میری ہر خواہش اس کی خواہش کے تابع ہو چکی ہے اور میرے مولیٰ کی ہر رضا میری رضا بن چکی ہے اس لئے اے لوگو! اتنے عظیم۔ اتنے حسین خزانہ اور ایسی لازوال دولت کو پالینے کے بعد میں اس کے وجود کی منادی کرنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ اس کی طرف میں تمہیں بھی دعوت دیتا ہوں تاتم بھی اس حقیقی لذت سے بہرہ ور ہو جاؤ جو میں نے اس ذات میں پائی ہے اور تم بھی ان برکتوں اور نعمتوں سے اپنی جھولی بھر لو جو مجھے اس ذات کے پانے سے حاصل ہوئی ہیں۔ یہی وہ کیفیت تھی خیر المرسلین اور اوّل المؤمنین حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطہر دل اور پاک وجود کی جس کے بارے میں خدا نے خود یہ گواہی دی کہ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى کہ اے میرے پیارے میں نے تجھے اپنی محبت میں سرشار پاکر اپنا وجود تجھ پر ظاہر کر دیا۔ محبت و اطاعتِ خداوندی کی ایسی تیز اور روشن تر کرنیں آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک وجود اور آپ کے اعمال و افعال اور آپ کی گفتار اور کردار سے پھوٹیں کہ عرب کے وحشی اور ظلمات میں گھرے ہوئے غافل و جاہل کفار بھی بے اختیار یہ اظہار و اقرار کرنے پر مجبور ہو گئے کہ "عَشِقَ مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ" کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو اپنے رب پر عاشق ہو گیا ہے

آنحضرتؐ کا اسوۂ حسنہ

اس بارہ میں آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہر حقیقی مسلمان اور سچے مومن کے لئے قیامت تک مشعلِ راہ اور مینارِ نور ہے۔

غارِ حرا میں جو پیغام ہدیٰ آپؐ کو ملا توحید حقیقی کا جو سبق آپؐ کو پڑھایا گیا۔ بغیر ایک لمحہ ضائع کئے آپؐ اس کی منادی میں لگ جاتے ہیں اپنی قوم کو جمع کر کے خدائے واحد پر ایمان لانے اور بت پرستی اور شرک کو چھوڑ دینے کی ہدایت فرماتے ہیں اس راہ میں ماریں کھاتے ہیں گالیاں سنتے ہیں جسمِ اطہر پر کبھی خاک اور کبھی حالتِ سجدہ میں غلاظت ڈالی جاتی ہے۔ قتل کے منصوبے بنتے ہیں۔ طائف میں لہولہان ہوتے ہیں۔ مکہ کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ جنگ کی آگ میں کودتے ہیں۔ دندان مبارک شہید کرواتے ہیں۔ اپنے سگے بھرا تھیوں اور عزیز رشتہ داروں کو اپنی آنکھوں کے سامنے بے پناہ اذیتوں اور مصائب و آلام کا نشانہ بنتا دیکھتے ہیں۔ سوشل بائیکاٹ بھوک پیاس کے کڑے امتحانوں سے گذرتے ہیں۔ اُحد و خندق اور بدر و حنین ایسے معرکوں کی ساری تلخیوں کو برداشت کرتے ہیں لیکن آپ کے دعوت الی اللہ کے جوش اور اس کے عملی اظہار میں ایک ذرہ کے برابر بھی فرق نہیں آتا بلکہ دعوت الی اللہ کی تڑپ، ولولہ اور جوش بڑھتا ہی چلا جاتا ہے اور "اتنا ہی یہ اُبھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے" کا حیران کن نظارہ دنیا دیکھتی ہے۔ نہ صرف آپؐ بلکہ آپؐ کے ساتھی اور صحابہؓ بھی اسی رنگ میں رنگین ہو جاتے ہیں۔ اور بہر حال دعوت الی اللہ کا پرچم سربلند رکھتے ہیں۔

قبیلہ تمیم سے تعلق رکھنے والے حضرت خبابؓ بن الارت کو کوئلے دہکا کر ان پر چت لٹا دیا جاتا ہے ایک شخص چھاتی پر چڑھ جاتا ہے کہ تا وہ پہلو نہ بدل سکیں۔ آپ کے جسم کی چربی ان کوئلوں کو ٹھنڈا کرتی ہے اور پشت کی ساری چمڑی ادھڑ جاتی ہے۔ حضرت بلالؓ حبشی النسل اُمیہ بن خلف کے غلام جن کا دل محمد کے رب اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام بن چکا تھا ان کے ظاہری جسم کا مالک و آقا اُمیہ چلچلاتی دھوپ میں گرم ریت پر انہیں لٹا کر بھاری پتھر سینہ پر رکھ دیتا اور مطالبہ کرتا کہ محمدؐ اور محمدؐ کے خدا کا انکار کر دو لیکن وہ حقیقی داعی الی اللہ اس انتہائی اذیت کی حالت میں "احد - احد - احد - احد" کی صدائیں بلند کرتا ہوا بے ہوش ہو جایا کرتا اور اس کے عشق الٰہی محبتِ رسول کریمؐ اور دعوت الی اللہ کے جوش میں اضافہ ہی ہوتا چلا جاتا۔ یمن کے رہنے والے حضرت عمارؓ جن سے پہلے صرف تین شخص اسلام لائے تھے۔ قریش اُن کو جلتی ہوئی زمین پر لٹا کر اس قدر مارتے کہ وہ بے ہوش ہو جاتے ان کے والد یاسرؓ اور والدہ سمیہؓ کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا جاتا۔ حضرت سمیہؓ کو بعد میں ابوجہل نے برچھی مار کر شہید کر دیا اور حضرت یاسرؓ بھی کفار کی مسلسل اذیت سے شہید ہو گئے۔ حضرت صہیب مسلمان ہوئے۔ قریش انہیں اس قدر اذیت دیتے کہ ان کے حواس مختل ہو گئے۔ جب انہوں نے مدینہ کو ہجرت کرنا چاہی تو کفار نے کہا اپنا سارا مال و متاع چھوڑ جاؤ پھر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جا سکتے ہو۔ عشق الٰہی میں مخمور اس دیوانے نے یہ شرط بخوشی قبول کر لی اور خالی ہاتھ مگر سینہ میں دولتِ ایمان کو لئے ہوئے مدینہ چلے گئے۔ حضرت عثمان بن مظعونؓ کی آنکھیں نکال لی گئیں۔ مگر اس کے باوجود ان کا دل محبت الٰہی کے نور سے جگمگاتا رہا۔

راہ حق کے یہ سارے شہید (اللہ کی بے شمار رحمتیں ہوں ان پر) اپنی زندگی کے آخری سانس تک پیغام حق پہنچانے اور دعوت الی اللہ کا عملی اظہار کرنے میں مصروف رہے ہر ظلم و ستم کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنے ربّ اکبر کے ارشاد قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ کی تفسیر اپنے خون سے لکھتے رہے اور راہ حق کے یہ مسافر کامل صدق و صفا اور کامل صبر و وفا سے آگے ہی آگے بڑھتے رہے۔ کیا خوب فرماتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان داعیان اِلَی اللہ کے بارے میں ؎

قَامُوْا بِاِقْدَامِ الرَّسُوْلِ لِغَزْوِھِمْ
کَالْعَاشِقِ الْمَشْغُوْفِ فِی الْمَیْدَانِ
قَدَمُ الرِّجَالِ لِصِدْقِھِمْ فِیْ حُبِّھِمْ
تَحْتَ السُّیُوْفِ اُرِیْقَ کَالْقُرْبَانِ

"یعنی وہ رسول کریم کے حکم دو آگے بڑھو"
پر میدان جنگ میں ایک عاشقِ
صادق کی طرح ڈٹ گئے سو
ان جوانمردوں کے خونِ محبت میں
صادق ہونے کے باعث تلواروں
کے نیچے قربانیوں کی طرح بہائے
گئے۔"

قَدْ ھَاضَھُمْ ظُلْمُ الْاُنَاسِ وَضَیْمُھُمْ
فَتَثَبَّتُوْا بِعِنَایَۃِ الْمَنَّانِ

"مخالف جماعتوں کے ظلم و ستم
نے ان کو چور چور کر دیا مگر وہ
خدائے منّان کی حفاظت سے
ثابت قدم رہے۔"

پھر حضرت اقدسؑ ان عشاقِ حق کے بارہ میں مزید فرماتے ہیں:۔

"ان برگزیدہ راستبازوں...
.....کے خونوں سے کوچے سرخ
ہو گئے پر انہوں نے دم نہ مارا
وہ قربانیوں کی طرح ذبح کئے
گئے پر انہوں نے آہ نہ کی۔ خدا
کے پاک اور مقدس رسولؐ کو جس
پر زمین اور آسمان سے بے شمار
سلام ہوتے ہیں بارہا پتھر مار مار کر
خون سے آلودہ کیا مگر اس صدق
اور استقامت کے پہاڑ نے
ان تمام تکالیف کو دلی انشراح
اور محبت سے برداشت کیا۔"

(بحوالہ شرح القصیدہ مصنفہ حضرت مولانا جلال الدین شمس صفحہ ۷۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوت الی اللہ کا جوش

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عاشقِ اعظم اور حضورؐ کے محبوب مہدیٔ مسعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے جاں نثار ساتھیوں اور اصحاب کے دلوں میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی پیروی میں دعوت اِلَی اللہ کا وہی جوش تھا جس کا زندۂ جاوید ثبوت خدا کے حکم سے قائم کردہ وہ واحد عالمگیر مبلغ اسلام جماعت ہے جو جماعت احمدیہ کے نام سے موسوم ہے۔ سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی ساری زندگی جو مکھی لڑائی لڑ کر ایک جہان سے ٹکر لے کر دعوت اِلَی اللہ کا فریضہ اس شان سے ادا فرمایا کہ غیر بھی آپ کو "اسلام کا فتح نصیب جرنیل" لکھنے پر مجبور ہو گئے آپ کے قتل کے منصوبے بنائے گئے۔ بے شمار مقدمات میں آپ کو الجھایا گیا۔ گالیوں، سب و شتم اور کفر کے فتووں کی حد کر دی گئی۔ آپ اور آپ کی جماعت کے خلاف اشتعال انگیزی انتہا کو پہنچا دی گئی مگر آپ ان سب باتوں سے بے پرواہ ہو کر پورے استقلال، جوش اور جذبہ کے ساتھ دعوت اِلَی اللہ کے پرچم کو بلند سے بلند تر کرتے چلے گئے۔ گالیاں دینے والوں سے صرف یہی فرمایا کہ:۔ ؎

گالیاں سن کر دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹا جاتا ہے

اور کافر کہنے والوں سے صرف اتنا کہا کہ ؎

"جانم گداخت از غمِ ایمانت اے عزیز
وین طرفہ تر کہ من بگمانِ تو کافرم"

یعنی اے میرے دوست میری جان
تو اس غم میں گھل رہی ہے کہ
تجھے ایمان نصیب ہو جائے لیکن
عجیب بات ہے کہ تیرے خیال
میں الٹا میں ہی کافر ہوں۔"

حضرت اقدسؑ اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:۔

"سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور
بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری
ترقی کا ذریعہ ہے اور اس کی توحید
زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام
طاقت سے کوشش کرو۔"

(کشتی نوحؑ)

آپؑ اہل دنیا کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ:۔

"اے تمام وہ لوگو! جو زمین پر رہتے
ہو اور اے تمام وہ انسانی روحو
جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو!
میں پورے زور کے ساتھ آپ کو
اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب
زمین پر سچا مذہب صرف اسلام
ہے اور سچا خدا بھی وہی ہے۔
جو قرآن نے بیان کیا ہے اور
ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی
اور جلال اور تقدس کے تخت
پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۷)

دعوت اِلَی اللہ کی شدید تڑپ اور بے قراری

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں دعوت اِلَی اللہ کی کتنی شدید تڑپ تھی اور آپ اس کے لئے کس درجہ بے قرار رہتے تھے اور آپ کے دل میں کیسا الاؤ دھک رہا تھا اس کا اندازہ حضور کے ان الفاظ سے کیجئے:۔

"ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے
ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا
میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا
اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی
یہ دولت لینے کے لائق ہے
اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل
خریدنے کے لائق ہے۔ اگرچہ
تمام وجود کے کھونے سے حاصل
ہو۔ اے محرومو! اس چشمے کی
طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب
کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے
جو تمہیں بچائے گا میں کیا کروں
اور کس طرح اس خوشخبری کو
دلوں میں بٹھا دوں، کس دف
سے میں بازاروں میں منادی
کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ
سن لیں اور کس دوا سے میں
علاج کروں تا سننے کے لئے
لوگوں کے کان کھلیں۔" (کشتی نوح)

اے فرزندانِ احمدیت! اے حضرت مسیح موعودؑ کے درختِ وجود کی سرسبز شاخو! اس جوش کا اندازہ کیجئے جو آپ کے آقاؑ کے دل میں تھا کہ دنیا کا ہر انسان اللہ تعالیٰ کی محبت کا اسیر ہو جائے کتنا درد ہے آپ کے الفاظ میں کس قدر زور صداقت ہے آپ کے ارشادات میں۔ آپ خدا کو پا لینے اور اس ذاتِ بے مثل و لاثانی کی معرفت حاصل کر لینے کے بعد اپنی جماعت کو بھی یہی درس دیتے ہیں کہ اپنے اعمال اور نمونہ اور اخلاق کو خدا کی مرضی اور خدا کے احکام کے ماتحت کر کے محبتِ الٰہی کو حاصل کریں اور پھر اس نعمت کو دنیا میں ایسے حال میں تقسیم کرنے والے بنیں کہ آپ کی دعوت اِلَی اللہ محض کھوکھلی نعرہ بازی نہ ہو بلکہ خدا کو پا کر خدا کی طرف بلانے والے ہوں۔ پھر اس راہ کی ہر مشکل آسان معلوم ہو گی۔ پھر حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید اور دیگر شہدائے حق کی طرح اس راہ میں نذرانۂ جسم و جاں پیش کرنے میں بھی لذت و سرور حاصل ہو گا کیونکہ شہید خدا کے وجود پر گواہ ہوتا ہے وہ خدا کو اور خدا کی محبت کو پا چکا ہوتا ہے لہٰذا وہ اپنی جان کا ہدیہ پیش کر کے خدا کے وجود پر گواہی دیتا ہے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ توفیق عطا کرے کہ ہم اپنے اعمال میں اخلاق محمدیؐ کے حسن کے رنگ بھر کر اپنے اندر عظمت کردار پیدا کریں اور دنیا کے لئے خدا نما وجود بن کر دعوت اِلَی اللہ کی بھرپور مہم چلانے والے ہوں۔ ہمارا دن اور ہماری رات خدا کے پیغام کو پہنچانے میں صرف ہو اس مقصد کے حصول کے لئے ہم اپنے ربّ کریم سے دردِ دل کے ساتھ دعا مانگیں اور مانگتے چلے جائیں کہ وہ ہمیں اپنی محبت اپنا ذاتی تعلق اور اپنی پناہ عطا فرمائے تا ہماری دعوت اِلَی اللہ میں حقیقی تاثیر اور قوت پیدا ہو جائے۔

ہم آنحضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کیفیت لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اپنے دلوں میں پیدا کریں اور ہر انسان سے محبت پیار ہمدردی اور اس کے دکھ سکھ میں شامل ہونے کو اپنی عادتِ ثانیہ اور دل کی تڑپ بنا لیں کہ دلوں کے دروازے محبت و پیار ہمدردی و خدمت سے ہی کھلتے ہیں ان راہوں سے ہم لوگوں کے دلوں میں داخل ہو کر ان کو پیغام حق پہنچائیں کیونکہ ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام جن کو خدا نے دنیا کی ہدایت کے لئے مامور فرمایا۔ فرماتے ہیں کہ:۔

"منہ از بہر ما کرسی کہ ماموریم خدمت را"

یعنی میرے لئے کرسی مت رکھو
کہ میں کرسی پر بیٹھنے کے لئے نہیں
بلکہ خدمت کرنے کے لئے آیا ہوں۔"

آپؑ فرماتے ہیں کہ:۔

"مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمتِ خلق است
ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسم ہمیں راہم"

یعنی "میرا مقصد و مطلوب اور خواہش و تمنا یہی ہے کہ میں خدمت خلق کرتا چلا جاؤں یہی میرا کام یہی میری ذمہ داری یہی میری ریت اور یہی میرا دستور زندگی ہے۔"

ہم ہر روز ہر نماز میں اور چلتے پھرتے یہ دعا کریں اور رات کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تنہائیوں میں اُٹھ اُٹھ کر اپنی سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کر کے خدا کے حضور یہ التجا کریں کہ اے خدا تیرا پیارا بندہ اور محبوب خلیفہ ہمارا آقا سیدنا طاہر ایدہ اللہ الودود اپنی جماعت کو دعوت الی اللہ کے جس معیار پر دیکھنا چاہتا ہے تو اپنے فضل سے ہم میں سے ہر ایک کو بچوں، جوانوں، بوڑھوں، مردوں اور عورتوں سب کو اس معیار پر قائم فرما دے اور اے خدا ؎

"دے ہم کو یہ توفیق کہ ہم جان لڑا کر
اسلام کے سر پر سے کریں دور بلائیں

تاکہ ہم اپنے محبوب امام و آقا حضرت اقدس سیدنا طاہر خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت عہد خلافت میں اپنی زندگیوں میں وہ مبارک دن دیکھ لیں جس کے بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ عظیم خوشخبری ہے کہ :۔

"سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔" (تبلیغ رسالت جلد ۶ صفحہ ۸)

آمین یا ارحم الراحمین وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

- (بقیہ اخبار احمدیہ) -

ہے اور بعض بدقسمت انسان یہ سوچتے ہیں کہ شاید اس کائنات کو چلانے والا ہی کوئی نہیں۔ اس کے بعد حضور نے سمندر کی مخلوق، ہاتھیوں اور دیگر مخلوق خدا کے بارے میں نہایت معلومات افزا باتیں بیان فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کی کائنات میں حیرت انگیز توازن قائم ہے اور غور کرنے والے کو ہر جگہ اللہ تعالیٰ کا خفیہ ہاتھ اسمیں نظر آتا ہے اور غالب کے بقول ؎

محرم نہیں ہے تو ہی نوا ہائے راز کا
یاں ورنہ جو حجاب ہے پردہ ہے ساز کا

حضور نے فرمایا ہم نے اس زمانہ میں یہ ساری بصیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل حاصل کی۔ آپ ہی کے ذریعہ ہم نے خدا کے نور کو پایا اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی سعادت حاصل کی ؛

خطبہ ثانیہ میں حضور نے تمام کارکنان جلسہ سالانہ کے لئے دعاؤں کی تحریک کی اور فرمایا جلسہ کے کارکنوں کی جو ٹیم جماعت احمدیہ کو میسر ہے وہ دنیا کے پردے پر اور کسی کو میسر نہیں اور یہ نور نبوت کا احسان ہے۔ جب تک نور نبوت حاصل نہ ہو دنیا زندہ نہیں ہو سکتی ؛

- (بقیہ اداریہ صفحہ ۲) -

انہونی نہیں"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

پونے تین لاکھ سے زائد بندگان خدا کے اس اجتماع عظیم میں پاکستانی، ہندوستانی یا بنگلہ دیشی ہی نہیں تھے بلکہ ان میں انڈونیشی اور ملائیشی بھی تھے۔ ان میں تنزانیہ، یوگنڈا، نائیجیریا۔ غانا۔ جنوبی افریقہ اور ماریشس کے افریقی بھی تھے۔ پھر ان میں امریکہ اور کینیڈا کے باشندے بھی تھے۔ اور اسی طرح برطانیہ، ہالینڈ اور جرمنی کے یورپین بھی نیز ٹرینی ڈاڈ کے رہنے والے بھی۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ مشرق وسطی کے متعدد ممالک کے ہمارے عرب بھائی بھی ان خوش نصیبوں میں شامل تھے۔ یہ کالے اور گورے زرد اور گندم گوں سب کے سب عشق خدا، عشق رسول ؐ، اخلاص و وفا اور صدق و صفا کے ایک ہی رنگ میں رنگین تھے اور سب اپنے اپنے قومی لباسوں میں ملبوس ہونے کے باوجود صبغۃ اللہ کی طرح تقویٰ اللہ کے ایک ہی لباس میں ملبوس تھے۔ ان کے دلوں میں ایک ہی لگن تھی اور ہر دل کی ہر دھڑکن کی ایک ہی صدا تھی کہ ؎

مٹ جاؤں میں تو اس کی پروا نہیں ہے کچھ بھی
میری فنا سے حاصل گر دین کو بقا ہو

شمع احمدیت کے پونے تین لاکھ پروانوں کا یہ اجتماع عظیم خود اپنی ذات میں احمدیت کی صداقت اور خلافت احمدیہ کی حقانیت کے ایک زندہ متحرک اور تابندہ و درخشندہ نشان کی حیثیت رکھتا تھا اس لئے کہ وہ جلسہ جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے آج سے ۹۲ سال قبل جلسہ ہائے سالانہ کے دائمی سلسلہ کی بنیاد رکھی تھی اور اس کی بنیادی اینٹ خود اپنے ہاتھ سے نصب کی تھی۔ اس میں صرف ۷۵ احباب شریک ہوئے تھے۔ آج خدائی بشارتوں کے عین مطابق اس میں مشرق و مغرب کے آخری کناروں تک سے آنے والے خوش نصیبوں سمیت شرکت کرنے والوں کی تعداد ۷۵ سے بڑھ کر دو لاکھ ۷۵ ہزار تک سے بھی تجاوز کر گئی ہے کیا بابرکت آغاز تھا وہ کہ برکتوں سے دائمی طور پر مالا مال ہونے کے باعث ہمارا جلسہ سالانہ سال بہ سال بڑھتا، پھیلتا اور پھلتا پھولتا چلا آرہا ہے اور ملک ملک اور قوم قوم کے خوش رنگ پھول اور طیب و شیریں ثمر اس میں سمٹتے چلے آرہے ہیں۔ اور اب خلافت رابعہ کے شروع ہوتے ہی ان خوش رنگ پھولوں اور طیب و شیریں ثمرات میں غیر معمولی کثرت اور بہتات نے تو ایک دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔

پنجاب کے میڈیکل کالجز میں داخلہ

نئے تعلیمی سال ۸۴-۱۹۸۳ء کے لئے پنجاب کے میڈیکل کالجز میں فرسٹ ایئر ایم بی بی ایس کلاس میں داخلے شروع ہیں۔ پنجاب کے سکونتی طلباء و طالبات باقاعدہ طبع شدہ فارم پر اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل دستاویزات کے ہمراہ دفتر پرنسپل کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور میں جمع کروا سکتے ہیں :۔

- میٹرک سرٹیفکیٹ
- ایف ایس سی سرٹیفکیٹ
- کالج کا پروویژنل سرٹیفکیٹ
- ڈومیسائل سرٹیفکیٹ
- میڈیکل موزونیت سرٹیفکیٹ
- ڈاکٹر کے بچوں کی صورت میں والد/والدہ کا رجسٹریشن سرٹیفکیٹ
- دو عدد تصدیق شدہ تصاویر
- بیان حلفی

درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ ۱۰ جنوری ۱۹۸۴ء ہے۔ داخلہ فارم اور مزید راہنمائی کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران سے رابطہ قائم فرمائیں :

چوہدری سمیع اللہ صاحب کمرہ ۱۶ نیو ہاسٹل کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور
راجہ مسعود احمد صاحب کمرہ ۳۴ ہوسٹل ۲ علامہ اقبال میڈیکل کالج نزد نیو کیمپس لاہور
محمود احمد اشرف صاحب ۷۲۔ دارالصدر شرقی ربوہ

(محمد احمد اشرف دارالحمد۔ ۱۳۴۔ اے نیو مسلم ٹاؤن لاہور۔ ۱۶)

دعائے مغفرت

● میری اہلیہ کلثوم بیگم صاحبہ نے ۲۴/۱۱/۸۳ کو صبح ۴ بجے عباسی شہید ہسپتال کراچی میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ اسی دن شام کو ٹرین سے ربوہ لے جایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ۲۶ تاریخ کی صبح بعد نماز فجر مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ نماز جنازہ کے بعد بہشتی مقبرہ قطعہ ۱۵ میں تدفین عمل میں آئی۔

ہمارے داماد میجر شمیم احمد صاحب مرحوم ۱۷ تاریخ کو ٹورنٹو (کینیڈا) میں دل کے اپریشن کے چند گھنٹے بعد وفات پا گئے۔ صبح کو تار سے خبر ملی تھی کہ اپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔ سن کر بے حد خوش ہوئیں اور سجدۂ شکر بجا لائیں۔ شام کو بذریعہ فون اطلاع ملی کہ اپریشن کے بعد حالت بگڑ گئی اور وہ فوت ہو گئے ہیں۔ یہ صدمہ جان لیوا ثابت ہوا۔ برداشت نہ کر سکیں۔ فالج کا حملہ ہوا۔ اور ۲۴ تاریخ کو خود بھی انتقال کر گئیں۔

مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی سخت پابند تھیں ہمیشہ اوّل وقت پر نمازیں ادا کرتیں۔ غریب پرور سخی۔ مہمان نواز اور ہر ایک سے ہمدردی سے پیش آتیں۔ کئی بچوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ کئی یتیموں کی پرورش کی۔ اور کئی غریب گھرانوں کی بچیوں کی شادی کا انتظام کیا۔ مثالی اطاعت کرنے والی خدمت گزار بیوی تھیں۔

دعاؤں کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کی مغفرت فرمائے۔ ان کے درجات بلند فرمائے اپنے قرب سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(عبد الحمید عزیز آباد کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسلسل ۲۵۳۵۶

میں روبینہ نصیر زوجہ نصیر احمد صدیقی قوم صدیقی قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن روٹردم ہالینڈ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۲-۱۱-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد متروکہ منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔
۱۔ حق مہر بذمہ خاوند - /۱۵۰۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ۵ تولہ مالیتی آٹھ ہزار روپے
۳۔ ریفریجیٹر مالیتی - /۶۵۰۰ روپے
۴۔ واشنگ مشین مالیتی - /۶۵۰۰ روپے
کل جائیداد مالیتی - /۳۶۰۰۰ روپے
اس وقت مجھے مبلغ پچاس گلڈر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ۔ روبینہ نصیر ہالینڈ
معرفت وکیل المال صاحب ثانی
تحریک جدید ربوہ
گواہ شد نمبر ۱ نصیر احمد صدیقی خاوند موصیہ ہالینڈ۔
گواہ شد نمبر ۲ میر عبدالرشید تبسم مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہالینڈ

مسلسل ۲۵۳۵۷

میں ناصرہ بیگم زوجہ چوہدری عنایت اللہ قوم صاحی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہلولپور ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۳-۲-۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔
۱۔ انگوٹھی طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی /۲۲۰۰ روپے
۲۔ والیاں طلائی ۲ عدد وزنی ایک تولہ مالیتی - /۲۲۰۰ روپے
۳۔ مشین سلائی مالیتی - /۴۰۰ روپے
۴۔ حق مہر بذمہ خاوند - /۵۰۰ روپے
کل جائیداد مالیتی - /۵۳۰۰ روپے
میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔
الامۃ ناصرہ بیگم ساکن بہلولپور ضلع فیصل آباد
گواہ شد ناصر احمد ولد چوہدری ظفر اللہ خان صاحب صدر جماعت احمدیہ بہلولپور چک ۲۷ ج ضلع فیصل آباد۔
گواہ شد نمبر ۲ عنایت اللہ خاوند موصیہ

مسلسل ۲۵۳۵۸

میں روبینہ شائق بنت محمد رمضان شائق قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شرقی ۱ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱/۸۳
میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔
۱۔ ناک کا طلائی کوکا مالیتی - /۶۰ روپے
۲۔ نقرئی بالیاں وزنی ۱/۲ تولہ ۳۔ کیمرہ کوڈک مالیتی ایک ہزار - /۱۰۰۰ روپے ۴۔ گھڑی مالیتی ایک ہزار - /۱۰۰۰ روپے
اس وقت مجھے مبلغ پچاس - /۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ۔ روبینہ شائق بنت محمد رمضان شائق دارالصدر شرقی ۱ ربوہ کوارٹر قصر خلافت ربوہ۔
گواہ شد چوہدری محمد اقبال بشیر کارکن دیوان۔
گواہ شد۔ ولی محمد سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید جماعت احمدیہ احمد نگر نزد ربوہ۔

مسلسل ۲۵۳۵۹

میں محمد تقی علی ولد مولوی محمد تقی صاحب قوم پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لنڈن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴-۱-۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے
۱ مکان برقبہ ۵ مرلے جو کہ حال ہی میں بنایا ہے۔ /۱۳۴۰۰۰ روپے قرض میں مکفول ہے۔ مکان کی قیمت اندازاً ایک لاکھ دس ہزار روپے ہے۔
اس وقت مجھے مبلغ - /۲۵۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت و پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد۔ محمد تقی علی صاحب لنڈن
معرفت وکالت مال ثانی تحریک جدید
گواہ شد۔ شیخ مبارک احمد صاحب لنڈن وصیت نمبر ۳۴۰۰
گواہ شد۔ محمد یامین ندیم صاحب سیکرٹری وصایا وصیت ۹۸۰۵

مسلسل ۲۵۳۶۰

میں محمد شبیر ہرل ولد عبدالکریم صاحب قوم ہرل پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال بیعت مورخہ ۷۸-۴-۳ ساکن سرگودھا ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹-۳-۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے
۱۔ حق مہر بذمہ خاوند - /۱۵۰۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ۵ تولہ مالیتی آٹھ ہزار روپے
۳۔ ریفریجیٹر مالیتی - /۶۵۰۰ روپے
۴۔ واشنگ مشین مالیتی - /۶۵۰۰ روپے
کل جائیداد مالیتی - /۳۶۰۰۰ روپے
اس وقت مجھے مبلغ پچاس گلڈر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد۔ محمد شبیر ہرل ولد محمد عبدالکریم صاحب ساکن۔ عبداللہ کالونی سرگودھا
گواہ شد۔ محمد صدیق ولد میاں تاج دین صاحب مکان ۳۰۵ جوہر کالونی سرگودھا
گواہ شد۔ محمد منور ولد نواب خاں صاحب چک ۸۴ ج ضلع سرگودھا

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے۔ (مینیجر)

روزنامہ الفضل ربوہ ۲ جنوری ۱۹۸۴ء
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

قائم شدہ
1975ء

رفیع سنز لمیٹڈ

فون نمبر
372493

فورٹریس سٹیڈیم لاہور کینٹ

نفع ونقصان میں شرکت کی بنیاد پر احباب کے لیے سرمایہ کاری کا موقع

احباب کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! رفیع سنز لمیٹڈ ایک نجی تعمیراتی وتجارتی ادارہ ہے۔ اپنے توسیعی منصوبوں کی تکمیل کے لئے ہم نے ماہ جولائی ۱۹۸۳ء میں اخبار "الفضل" کے ذریعہ یہ پیشکش کی تھی کہ جو احباب نفع ونقصان میں شرکت کی بنیاد پر عارضی سرمایہ کاری کے خواہشمند ہوں۔ ان کا سرمایہ ہم ایک مقررہ مدت کے لئے قبول کرنے کو تیار ہیں۔ اس پیشکش سے فائدہ اٹھانے کی آخری تاریخ ۲۸ جولائی ۱۹۸۳ء تھی۔ چونکہ تاریخ مقررہ کے گزر جانے کے بعد بہت سے احباب نے اس سکیم میں شمولیت کا اشتیاق ظاہر کیا تھا۔ اس لئے ایسے تمام احباب کی سہولت کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس سکیم کے تحت سرمایہ کاری کا ایک اور موقع ۲۴ دسمبر ۱۹۸۳ء تا ۱۰ جنوری ۱۹۸۴ء فراہم کیا جائے:۔

شرائط تعاون:

۱۔ ایک سرمایہ کاری یونٹ پچیس ہزار روپے کی ہوگی۔

۲۔ ایک فرد کے لئے زیادہ سے زیادہ سرمایہ لگانے کی حد دس یونٹ یعنی ۲½ لاکھ روپے ہوگی۔

۳۔ سرمایہ کم سے کم اٹھارہ ماہ (۱½ سال) کے لئے قبول کیا جائے گا۔ اس کے بعد جو سرمایہ کار دوست چاہیں مندرجہ ذیل مدت کا تحریری نوٹس دے کر اپنا روپیہ واپس لے سکتے ہیں۔ یا اگر فرم چاہے تو وہ بھی اتنی ہی مدت کا نوٹس دے کر سرمایہ واپس کر سکتی ہے:۔

- ایک یونٹ کی واپسی کے لئے ۲ ماہ
- دو یونٹوں کی واپسی کے لئے ۴ ماہ
- دو سے زیادہ یونٹوں کی واپسی کیلئے ۶ ماہ

۴۔ رفیع سنز لمیٹڈ کا مالی سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک مقرر کیا گیا ہے۔ ۳۱ دسمبر کو ختم ہونے والے مالی سال کا حساب اگلے ماہ فروری میں مکمل ہوگا اور مارچ میں قابل تقسیم منافع احباب میں (سرمایہ کی مالیت اور مدت استعمال کے تناسب سے) حصہ رسدی تقسیم کر دیا جائیگا

۵۔ استثنائی صورتوں میں متوقع منافع کا ایک حصہ بطور پیشگی سہ ماہی یا ششماہی بنیاد پر ادا کرنے کا انتظام کیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس کے لئے انفرادی طور پر براہ راست گفت وشنید کے ذریعہ معاملات طے کر لئے جائیں۔ ایسی تمام ادائیگیاں علی الحساب ہوں گی اور سال کے اختتام پر نفع ونقصان کے حتمی حساب میں سے محسوب کر لی جائیں گی۔

درخواستوں کا طریق کار:

۶۔ مندرجہ شرائط پر جو احباب سرمایہ کاری میں حصہ لینے کی پیشکش کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواست بنام رفیع سنز لمیٹڈ سادہ کاغذ پر حسب ذیل کوائف کے ساتھ تحریر کریں اور اپنے دستخطوں کے ساتھ ارسال فرمائیں:۔

- نام مع ولدیت
- ڈاک کا مکمل پتہ
- ٹیلیفون نمبر (اگر موجود ہو)
- شناختی کارڈ کا نمبر (فوٹوسٹیٹ کاپی منسلک کی جائے)
- مطلوبہ سرمایہ کاری یونٹوں کی تعداد (۱ تا ۱۰)
- کل رقم جس کا لگایا جانا مطلوب ہے۔
- مدت سرمایہ کاری (کم از کم ۱۸ ماہ)
- دستخط درخواست دہندہ

۷۔ درخواست کے ساتھ مطلوبہ سرمایہ کاری کی کل مالیت کا بینک ڈرافٹ بحق رفیع سنز لمیٹڈ بحساب پچیس ہزار روپے فی یونٹ، یا نقدی کی صورت میں باخذ رسید داخل کرنا ضروری ہے جس کے بغیر پیشکش پر غور نہیں کیا جائے گا۔

۸۔ تمام درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر بالمشافہ داخل کی جائیں گی:۔

رفیع سنز لمیٹڈ۔ فورٹریس سٹیڈیم لاہور کینٹ

۹۔ جو احباب ڈاک کے ذریعہ اپنی درخواستیں بھیجنا چاہیں وہ بذریعہ رجسٹری بیمہ شدہ ڈاک کے ذریعہ ارسال فرمائیں۔

۱۰۔ جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب کی سہولت کے لئے یہ مزید انتظام کیا گیا ہے کہ وہ اپنی درخواستیں مع مطلوبہ رقوم (بینک ڈرافٹ یا نقدی کی صورت میں) مینیجر مسلم کمرشل بینک ربوہ کے پاس باخذ رسید جمع کروا سکتے ہیں۔

درخواستوں کی وصولی کی تاریخیں:

۱۱۔ جملہ درخواستیں جو مندرجہ شرائط کے مطابق مکمل ہوں اوقات کار کے درمیان ۲۴ دسمبر ۱۹۸۳ء تا ۱۰ جنوری ۱۹۸۴ء وصول کی جائینگی جمعۃ المبارک اور بینک کی چھٹیوں کے ایام اس سے مستثنیٰ ہوں گے۔

: نوٹ :

اگرچہ رفیع سنز لمیٹڈ "کلیتہً" کاروباری ادارہ ہے تاہم اگر کوئی دوست جماعتی رنگ میں تصدیق کے خواہشمند ہوں تو ہم سے رجوع کریں۔ ان کی تشفی کر دی جائے گی۔

خاکسار

محمد وقیع الزمان خان بریگیڈیئر (ریٹائرڈ)

: منیجنگ ڈائریکٹر
رفیع سنز لمیٹڈ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید کی عظیم الشان تحریک

۱۵ جنوری ۱۹۸۴ء سے حسب سابق وقفِ جدید کے تحت

سہ ماہی تربیتی کلاس شروع کی جارہی ہے

"ہر جماعت کا ایک یا ایک سے زائد فرد جو کچھ لکھا پڑھا ہو۔ اپنے آپ کو پیش کرے۔"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے وقفِ جدید کی مبارک تحریک اللہ تعالیٰ کے منشاء سے ارشاد و اصلاح کے کام میں وسعت پیدا کرنے کے لئے جاری فرمائی ہوئی ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"اب وہ زمانہ نہیں رہا۔ کہ ایک مربی ایک ضلع میں مقرر ہو گیا۔ اور وہ دورہ کرتا ہوا ہر ایک جگہ گھنٹہ گھنٹہ دو دو گھنٹہ ٹھہرتا ہوا سارے ضلع میں پھر گیا۔ اب ایسا زمانہ آگیا ہے کہ ہمارے مربی کو ہر گھر اور ہر جھونپڑی تک پہنچنا پڑے گا اور یہ اس وقت ہو سکتا ہے۔ جب میری اس نئی سکیم پر عمل کیا جائے۔ اور تمام پنجاب میں بلکہ کراچی سے لے کر پشاور تک ہر جگہ ایسے آدمی مقرر کر دیئے جائیں۔ جو اس علاقہ کے لوگوں کے اندر رہیں۔ اور ایسے مفید کام کریں کہ لوگ ان سے متاثر ہوں۔ وہ انہیں پڑھائیں بھی اور رشد و اصلاح کا کام بھی کریں ..... اور قریہ قریہ کے لوگوں تک ہماری آواز پہنچ جائے۔"
(خطبہ فرمودہ ۳ فروری ۱۹۵۸ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح نے وقفِ جدید کے کام میں مزید وسعت پیدا کرنے اور رضاکار واقفین تیار کرنے کیلئے سہ ماہی تربیتی کلاس کے انعقاد کی سکیم جاری فرمائی۔ اور وقفِ جدید پر ذمہ داری ڈالی کہ سہ ماہی تربیتی کلاسوں کے انعقاد کا انتظام کیا جائے۔ اور جماعتوں کو ہدایت فرمائی کہ ہر جماعت اس کلاس میں اپنے نمائندے بھجوائے۔ اس سلسلہ میں حضور کا ارشاد ہے:۔

"ہر ایک جماعت کا ایک یا ایک سے زائد فرد جو کچھ لکھا پڑھا ہو۔ اپنے آپ کو پیش کرے ..... ایسے واقفین رضاکار تین مہینے کیلئے یہاں آئیں اور تین مہینے کا ایک کورس کر کے واپس چلے جائیں۔ پھر دوبارہ تین مہینے کے لئے آئیں اور ایک اور کورس کریں اور اس طرح ہم ان کو کم از کم اس معیار پر لے آئیں جس معیار پر آج وقفِ جدید کا معلم پہنچا ہوا ہے ..... اگر بعض جماعتیں چھوٹی ہیں تو ان کے گرد جو بڑی جماعتیں ہیں وہ ایک سے زائد آدمی دیں۔"
(الفضل ۲۸ فروری ۱۹۷۶ء)

اس تحریک کی اولین مخاطب ایسی جماعتیں ہیں۔ جو تربیت کی زیادہ محتاج ہیں اور معلمین کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ اس کلاس میں شامل ہونے والے طلباء کے لئے ضروری ہے کہ فارغ التحصیل ہونے کے بعد وہ اپنی اپنی جماعتوں میں واپس جا کر رضاکارانہ طور پر کام کریں۔ کلاس میں شامل ہونے کے لئے عمر اور تعلیم کا کوئی خاص معیار مقرر نہیں ہے البتہ صحت ٹھیک ہونی چاہیئے۔ اور کچھ لکھنا پڑھنا جانتے ہوں۔ اور تبلیغ کا خاص شوق اور جذبہ ملکہ رکھنے والے ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حسب سابق دفتر وقفِ جدید ۱۵ جنوری ۱۹۸۴ء سے سہ ماہی کلاس کا انتظام کر رہا ہے۔ دوران تعلیم طلباء کے قیام و طعام کا انتظام مرکز کرے گا۔ صرف بستر اپنے ہمراہ لانا ہوگا۔ کلاس میں شامل ہونے والے طلباء اپنی درخواستیں مع کوائف۔ نام، ولدیت، عمر، تعلیم، تاریخ بیعت ۱۵ دسمبر ۱۹۸۳ء تک دفتر وقفِ جدید میں بھجوا دیں۔ درخواست پر مقامی جماعت کے صدر کی تصدیق ضروری ہے۔

جملہ حضرات امراء اضلاع، صدر صاحبان، مربیان کرام سلسلہ عالیہ احمدیہ، ناظمین انصار اللہ اور قائدین خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ حضور کی اس الٰہی سکیم کو کامیاب بنانے کے لئے احباب جماعت کو مؤثر تحریک فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سب معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

(انسپکٹر ارشاد وقفِ جدید)

رپورٹ مجلس مذاکرہ

مورخہ ۱۴ نومبر بروز پیر بوقت ساڑھے چار بجے شام دارالحمد ۱۳-۱ اے نیو مسلم ٹاؤن لاہور میں پنجاب یونیورسٹی کے احمدی طلباء کی طرف سے محفل مذاکرہ منعقد کی گئی۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز ٹھیک چار بج کر تیس منٹ (۴-۳۰) پر تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مکرم وسیم احمد قریشی (شعبہ کامرس پنجاب یونیورسٹی) نے کی۔ اس کے بعد نظم مکرم عارف صاحب (شعبہ اردو پنجاب یونیورسٹی) نے پڑھی۔ صدارت کے فرائض امیر جماعت احمدیہ لاہور مکرم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب نے ادا کئے۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب (پروفیسر جامعہ احمدیہ) نے جماعت کے بنیادی عقائد کے بارے میں مختصراً تعارف کروایا۔ اس کے بعد حاضرین سے جماعت کے عقائد اور اختلافی مسائل کے متعلق سوالات کی درخواست کی گئی۔ بیشتر سوالات کے جوابات مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے تفصیلاً دیئے۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں بقیہ چند سوالات کے جوابات وقت کی کمی کے باعث مختصراً دیئے۔ خطاب کے بعد حاضرین کی مشروبات اور لوازمات سے تواضع کی گئی۔

اجلاس کی کارروائی تقریباً دو گھنٹے تک جاری رہی حاضرین کی کل تعداد تقریباً (۱۸۷) تھی جن میں پچانوے فیصد تعداد طلباء پر مشتمل تھی۔ غیر از جماعت دوست احباب کی تعداد تقریباً (۷۵) تھی جن میں طلباء کے علاوہ ملازم پیشہ لوگ بھی شامل تھے۔ طلباء کا تعلق پنجاب یونیورسٹی کے علاوہ لاہور کے مختلف تعلیمی اداروں سے تھا جن میں قابل ذکر انجینئرنگ یونیورسٹی کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج اور علامہ اقبال میڈیکل کالج ہیں۔ تمام احباب جماعت سے اس بابرکت تقریب کے بہتر نتائج کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز ان طلباء کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے جنہوں نے اس تقریب کا اہتمام کیا۔

آخر میں پنجاب یونیورسٹی کے تمام احمدی طلباء خصوصاً مکرم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب (امیر جماعت احمدیہ لاہور) مکرم حافظ مظفر احمد صاحب (پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ) اور مکرم عبدالمجید صاحب (مربی سلسلہ احمدیہ حلقہ دارالذکر) کے بے حد ممنون و مشکور ہیں کہ انہوں نے اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ وقت نکال کر محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ اس محفل کو کامیاب کیا اور ہم طلباء کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ مہمان نوازی اور ان طلباء اور دوست احباب کے جنہوں نے اس تقریب کی مالی لحاظ سے اور انتظامی لحاظ سے ہماری راہنمائی کی بے حد ممنون و مشکور ہیں اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو جزائے خیر دے اور اس تقریب کے بہتر نتائج پیدا کرے۔ آمین ثم آمین۔

(محمد اعزاز نوید۔ افتخار احمد ناگی۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور)

دعائے نعم البدل

- مکرم مرزا محمد اسلم صاحب کو اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا کیا تھا جو دو روز کے بعد اللہ تعالیٰ کو پیارا ہو گیا ہے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر اور نعم البدل عطا فرمائے۔ (منور احمد قیصر باغبان پورہ لاہور)

ضرورت ہے

ایک محنتی۔ دیانتدار کارکن کی ضرورت ہے جو نوجوان ہو اور سائیکل چلانا جانتا ہو اپنی درخواست صدر صاحب حلقہ / امیر صاحب کی تصدیق کے ہمراہ بالمشافہ ملیں۔

العارف اسٹیٹس
گولبازار۔ ربوہ
آفس فون ۴۹۸۔ گھر ۴۷۸